Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | ۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۸ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۸ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۳۱

قیمت ۴۵ پیسے

قرآنی لائحہ عمل کے مطابق ہر نیکی کے کام میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب سے مکرم سید احمد علی شاہ صاحب کا خطاب

عمر فاروق بہترین کھلاڑی اور امانت گروپ اوّل قرار پایا۔ سہ روزہ کا مقابلے ختم ہو گئے

ربوہ ۲ تبلیغ / فروری۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے طلباء کو تلقین کی ہے کہ قرآن کریم نے جو لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ اس کے مطابق ہر نیکی کے کام میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

وہ آج دوپہر یہاں جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں جامعہ احمدیہ کی ۱۱ ویں سالانہ کھیلوں کے اختتام پر صدارتی خطاب فرما رہے تھے۔ یہ کھیلیں ۳۱ جنوری سے ۲ فروری تک جاری رہیں۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور طلباء کو اپنی نصائح سے نوازا۔

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے کہا کہ انما الاعمال بالنیات کے تحت خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جانیوالا ہر کام عبادت میں داخل ہے۔ اس لحاظ سے کھانا پینا اور کھیل کود بھی عبادت کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں میں آگے سے آگے بڑھنا ارشاد قرآنی

فاستبقوا الخیرات

کے تحت خیر اور عبادت میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس لائحہ عمل پر عمل کرنے اور نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی ترغیب اس زمانے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے پیدا کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اوائل میں مختلف قسم کی کھیلوں کشتی، کبڈی، گھوڑ سواری، تیراکی میں حصہ لیا۔ اس ضمن میں مکرم شاہ صاحب نے حضرت سید اسمٰعیل شہیدؒ کا ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ایمان افروز واقعہ بھی سنایا کہ ایک دفعہ جبکہ حضور سیالکوٹ کچہری میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ کہ کسی نے کہا کہ بلا سنگھ نامی سکھ بہت تیز دوڑتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسے چیلنج دیا۔ چنانچہ ایک منصف مقرر ہوئے اور جگہ طے کی گئی۔ مقام مقررہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور بلا سنگھ بیک وقت دوڑے حضور نے مقصود پر پہلے پہنچ کر بلا سنگھ کو شکست دے دی۔

مکرم شاہ صاحب نے کہا کہ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مومن کو کسی اچھے کام میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان میں جامعہ احمدیہ کا ایک ایسا تبلیغی وفد دورے پر بھیجا گیا۔ جس کے ارکان نے وقت شہر کی ٹیموں سے میچ کھیلتے اور رات کو جلسوں میں دینی اور مذہبی تقاریر کرتے اور اہل شہر حیران ہوتے کہ یہ کس قسم کے مولوی ہیں جو کھیلوں میں بھی طاق ہیں۔ انہوں نے جامعہ کے طلباء کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کو تعلیم سے فارغ ہو کر ہدایت و راہ نمائی کا کام کرنا ہوگا۔ اس لئے آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے جسموں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں تاکہ منتقبل کے عملی میدان میں کھیلنے کے عادی ہو کر ملک و قوم کی خدمت کر سکیں اور ہر لحاظ سے آگے بڑھ کر دنیا سے شیطان کی حکومت ختم کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

اس سے پہلے مہمانوں کے سامنے روک دوڑ، رسہ کشی فٹبل اور میوزک چیئر کا مقابلہ ہوا۔ میوزک چیئر کے مقابلہ میں مہمانوں اور اساتذہ نے حصہ لیا۔ دلچسپ مقابلہ مہمان خصوصی محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے سخت مقابلہ کے بعد جیت لیا۔

(باقی صفحہ پر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں

ضلعوار نظام کے امراء جماعت ہائے احمدیہ سے یاد دہانی کے طور پر گزارش ہے کہ ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ۲۸ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ اب اس میں چند دن ہی باقی ہیں۔ ۲۸ فروری تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا ۱/۷ حصہ رقم ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

مہربانی فرما کر جائزہ لیں کہ آپ نے اس عرصہ میں کس کس سے کس قدر رقم وصول کرنی ہے تاکہ آپ کا ضلع بقایا داروں میں شمار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۵ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس کو گردوں کی انفکشن اور ضعف ہے۔

احباب کرام انتہائی عاجزی و زاری کے ساتھ مولا کریم شافی مطلق کے آستانے پر سجدہ ریز ہیں۔ اور اپنی نیم شبی دعاؤں میں تیزی پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی عطا کرے۔ اور آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ بھرپور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کو بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

• برادرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تیرا نوازا کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱/۲/۸۱ بروز اتوار بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "حسنیٰ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ سلسلہ کی نواسی اور مکرم چوہدری غلام نبی صاحب چیمہ بہاولنگر کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

محمد اسمٰعیل منیر ثانی حدیقۃ المبشرین ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

۲ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقاءِ الٰہی کی منزل پر پہنچنے کی اصل راہ

خدا تعالیٰ نے اپنی کامل اور زندہ کتاب میں اپنے اس منشاء کا اظہار کیا ہے کہ انسان جسے اُس نے وجود بخشا ہے اور مختلف قسم کی طاقتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور اپنی پیدا کردہ کائنات کی ہر شئی کو اُس کی خدمت پر مامور کر کے اُس کی ربوبیت کے سامان کئے ہیں وہ صرف اور صرف اُسی کا بندہ بن کر رہے جیسا کہ اُس نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

عبادت کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک انسان صرف اور صرف خدا کا ہو کر نہ رہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۵۱، ۵۲)

ترجمہ:۔ پس تمہیں چاہیئے کہ تم اللہ کی طرف دوڑو۔ میں اس کی طرف سے تمہیں ببانگ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تمہاری طرف ایک کھلا کھلا ہوشیار کرنے والا ہوں۔

اپنے اس منشاء کا اظہار کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جو بھی اس کے اس منشاء کو پورا کرنے کی غرض سے اُس کی طرف آنے اور اُس کا ہو کر رہنے کی کوشش کریگا وہ خود ایسے راستوں کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا جن پر چل کر وہ اُس تک پہنچ جائے گا اور اسے اسی دُنیا میں اُس کا دیدار نصیب ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت: ۷۰)

ترجمہ:۔ "اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔"

پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ صریح حکم دیا کہ اگر مومن صرف اور صرف اس کے بندے بن کر رہنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنائیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انکو ایک اور اہم فرض کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ وہ اس کے تمام حکموں پر ایمان لائیں اور ان کے مطابق سنوار سنوار کر نیک اعمال بجا لائیں اسی لئے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ ان ہر سہ آیات کی رُو سے خدا تعالیٰ کا بندہ بن کر رہنے کیلئے دو باتیں ازبس ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کے جملہ احکام پر ایمان لا کر اُن کے مطابق بڑھ چڑھ کر نیک اعمال بجا لائے۔ دوسرے یہ کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ بنائے۔ یعنی اُس کے ساتھ کسی اور کو کسی لحاظ سے بھی معبود کا درجہ نہ دے۔ ان دو باتوں پر سختی سے عمل پیرا ہوئے بغیر کوئی شخص بھی خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا اور اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے اُس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا:۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (الکہف آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ نیک (اور مناسب حال) کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

کہنے کو یہ صرف دو ہی باتیں ہیں اور بظاہر ان پر عمل کرنا آسان نظر آتا ہے اور ایک مومن سمجھتا ہے کہ میں اعتقاداً پکا موحد ہوں اور حتی المقدور نیک اعمال بھی بجا لاتا ہوں لیکن نہ وہ پکا موحد ہوتا ہے اور نہ اس رنگ میں نیک اعمال بجا لا رہا ہوتا ہے جس رنگ میں اسے نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ یہ باتیں تو واقعی دو ہی ہیں اور بظاہر ان پر عمل کرنا چنداں مشکل نظر نہیں آتا لیکن فی الحقیقت ان پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کے لئے انسان کو بہت بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ (الانشقاق آیت: ۷)

ترجمہ:۔ اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر کہیں اس سے ملنے والا ہے (یعنی پوری ہمت اور پوری طاقت صرف کئے بغیر کوئی شخص نہ خدا کی طرف جا سکتا ہے اور نہ اس سے مل سکتا ہے)۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے اور اس سے ملنے کی راہ بہت کٹھن ہے۔ انسان اسے آسان سمجھتا ہے لیکن وہ اس راہ میں پیش آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات سے بے خبر ہوتا ہے۔ رکاوٹیں راہ میں حائل ہو رہی ہوتی ہیں اور مشکلات اس کا راستہ روک رہی ہوتی ہیں پھر بھی وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ آگے نہیں بڑھ رہا ہوتا بلکہ پیچھے ہٹ رہا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک اعمال جو وہ بجا لاتا ہے وہ ریا و عُجب و پندار اور تکبر وغیرہ کی وجہ سے حبط ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اعتقاداً تو وہ اپنے آپ کو پکا موحد سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اس کا عمل ثابت کر رہا ہوتا ہے کہ وہ بتوں وغیرہ کو نہ پوجنے کے باوجود قسم ہا قسم کے شرکوں میں مبتلا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سورۃ الکہف کی آیت ۱۱۱ (جو ہم اوپر درج کر آئے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اس آیت میں نیک اعمال اور شرک سے اجتناب سے کیا مراد ہے۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ جب تک نیک اعمال اور شرک سے اجتناب ایک خاص معیار پر نہ پہنچے اس وقت تک انسان کو خدا تعالیٰ کی جناب میں رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضور اُس معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) قرآن شریف میں اُس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دُنیا میں اُس کو خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے۔ پس چاہیئے کہ (۱) وہ ایسے نیک اعمال کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہیئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں (۲) اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج، نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور نہ زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور نہ ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے۔ کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے۔ اور دُعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اُس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں، پس اُس نے افتاں و خیزاں بہر حال اپنے تئیں اُس چشمہ تک پہنچا دیا اور اپنے لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۷۱)

اس سے ظاہر ہے کہ از روئے اسلام ہر انسان پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ خدا تک پہنچے اور اسی دنیا میں اس کا دیدار حاصل کرے۔ لیکن اُس تک پہنچنے کی راہ ایک کٹھن راہ ہے۔ اس راہ پر چلنے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان پوری مستعدی اور ہوشیاری سے نیک اعمال کی بجا آوری اور ہر نوع کے شرک سے بکلی اجتناب کو اس کے کمال تک پہنچائے۔ جب خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا کر دکھاتا ہے تو وہ اپنے وعدہ کے بموجب اپنے تک پہنچنے کی راہ کو اُس کے لئے آسان کر دیتا ہے اور اُسے اپنی ملاقات سے مشرف فرماتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تین پہلو

i - عبادت ii - عورتوں بچوں اور غلاموں سے حسن سلوک iii - دشمنوں سے حسن سلوک

(مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(احزاب)

خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس بزرگ ہستی پر درود و سلام بھیجو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔

آج کی اس دہریت کے زمانہ میں اس عظیم ہستی کا ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ جو تخلیق آدم کا نقطۂ مرکزیہ اور تمام کائنات کا منبع اور اصل ہے۔ جس کے لیے حکم الٰہی آتا ہے

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

اے نبی اگر میں تجھے پیدا کرتا تو دنیا جہان کی کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا۔

میری مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور محاسن بیان کرنا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اسکی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ربیع الاول ۵۷۰ء وہ بابرکت اور مبارک دن تھا۔ جس میں ہمارے پیارے شاہِ دو عالم۔ سرتاج اولین و آخرین حضرت محمد مجتبیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود اس دنیا میں تشریف لایا آپؐ نے اپنے بچپن کے ایام نہایت یتیمی اور بیکسی میں گذارتے ہوئے جوانی کی حدود کو چھوا تو اپنی قوم سے "صادق" اور "امین" کا لقب پایا۔ اپنے حسنِ اخلاق اور بے عیب کردار سے قوم کی امید گاہ بن گئے۔ آپؐ کے دوست اور قوم کے بزرگ آپؐ پر جان چھڑکتے تھے کیونکہ ہر وہ کام جو نوع انسان اور مخلوقات کی بھلائی کیلئے ہوتا اس میں آپؐ پیش پیش ہوتے سرود و نغمہ کی مجالس سے پرہیز کرتے۔ یتیموں بیواؤں اور غریبوں کی مدد کرتے جو کچھ آتا راہِ خدا میں لٹا دیتے

عبادت میں شغف۔

اپنی زندگی کا اکثر حصہ یادِ الٰہی میں صرف کرتے۔ دنوں اور ہفتوں ذکرِ خدا میں مشغول رہتے اپنی قوم کی ترقی اور اسے خدا سے قریب تر کرنے کیلئے دعائیں کرتے۔ دعا اور عبادت میں اس قدر مشغول رہتے تھے کہ دشمنِ اسلام بھی پکار اٹھے

عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ

کہ محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔

آخر خدائے بزرگ و برتر نے اپنے فانی اور عاشقِ صادق کی مناجات اور التجاؤں کو شرفِ قبولیت بخشی اور تمام دنیا کی رہنمائی کے لیے کھڑا کر دیا۔ یہی وہ دعائیں تھیں جنہوں نے دنیا کی کایا پلٹ دی مامورِ زمانہ فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابان
ملک میں ایک عجیب ماجرا
گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے
دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور
پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی
رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں
کے اندھے بینا ہو گئے۔
اور گونگوں کی زبان پر الٰہی
معارف جاری ہوئے اور
دنیا میں ایک دفعہ ایک
ایسا انقلاب پیدا ہوا
کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ
نے دیکھا اور نہ کسی کان نے
سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا
وہ ایک فانی فی اللہ کی
اندھیری راتوں کی دعائیں
ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں
شور مچا دیا اور وہ عجائب
باتیں دکھلائیں کہ جو اس
امی بیکس سے محالات
کی طرح نظر آتی تھیں"

(برکات الدعا)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ علیہ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانِ

اے میرے رب تو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رحمتیں نازل فرما۔

غرضیکہ یہی وہ پاک ہستی تھی جس نے خدا کی شناخت کی اور کروائی تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا کرنے والے ایک خدا کے آگے جھک گئے اور عرش الٰہی سے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (مجادلہ) کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

عورتوں سے حسنِ سلوک

اگر ہم اسلام سے قبل دنیا کی تاریخ اور خاص طور پر عرب کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ عورت کی کوئی سماجی حیثیت نہ تھی اس سے بڑھ کر ستم کیا ہوگا کہ بچی کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ عورت مرد کو مشورہ نہ دے سکتی سوتیلی ماں بھیڑ بکریوں کی طرح ورثہ میں تقسیم کی جاتی۔ نکاح اور طلاق کے لیے کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ الغرض خدا کی یہ مخلوق کسی عزت کی مستحق نہ سمجھی جاتی تھی۔ معاشرہ میں اس کا کوئی مقام نہ تھا۔ اس کا کوئی حق نہ تھا۔ ہاں ذمہ داریوں کا بوجھ غیر محدود تھا ؎

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں رو اٹھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خون جوش میں آنے لگتا تھا
جیسے سانپ یوں ماں تیری گھبراتی تھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی جنس کے محسن بن کر آئے۔ آپؐ نے عورت کو اس کے حقوق دلائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ۔

یعنی جس طرح ان کی ذمہ داریاں ہیں۔ ان کے حقوق بھی ہیں

فرمایا اگر جاہلیت کے کسی فعل پر سزا دینا جائز ہوتا تو میں زندہ درگور کرنے والوں کو سزا دیتا۔

اور ایک موقع پر فرمایا۔ جس شخص کا امتحان خدا تعالیٰ بیٹیوں کے ذریعہ سے لے اور وہ شخص ان بچیوں کی اچھی تربیت کرے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے مثالی سلوک تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

آپ گھر تشریف لاتے کام
کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے

ایک موقعہ پر حضورؐ سفر میں تھے آپؐ کے ساتھ آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ رضؓ سوار تھیں۔ کسی سبب سے کجاوہ الٹ گیا۔ آپؐ اور ام المومنین صفیہ رضؓ نیچے گر گئے۔ صحابہ رضؓ نے دیکھا تو لپک کر آپؐ کی طرف بڑھے اور عرض کی حضور! میرے ماں باپ قربان کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ حضورؐ نے فرمایا پہلے مستورات کا پتہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا

لوگو! تم میں سے بہتر وہ ہے
جو اپنے اہل و عیال سے بہتر
سلوک کرتا ہے۔ اور میں
اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک
کرنے والا ہوں۔

مکہ میں بالخصوص عورت کا گھر کے معاملات میں کوئی دخل نہ تھا۔ اور عورت کو جرأت نہ تھی کہ خاوند کی بات کاٹ سکے۔ ایک بار حضرت عمرؓ کی زوجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمرؓ کی کسی بات میں دخل انداز ہوئیں۔ جس پر حضرت عمرؓ ناراض ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا عمر! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جا کر دیکھو وہ کس طرح حضورؐ کے ساتھ بے تکلفی سے زندگی بسر کرتی ہیں اور مشورے دیتی ہیں۔

بچوں سے حسن سلوک

بعض لوگ بچوں سے پیار کرنا خوبی نہیں سمجھتے حدیث میں ہے ایک بدو یعنی دیہاتی نے حضورؐ کو اپنے بچوں کو پیار کرتے دیکھا تو متعجب ہو کر پوچھا حضور آپ بچوں سے پیار کرتے ہیں؟ اس کا نام اقرع تھا۔ آپؐ نے فرمایا

اقرع! جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

آپؐ نے بچوں کو ہی دیکھ کر فرمایا کہ تم بیشک ماں باپ کو بخیل بھی بناتے ہو۔ بزدل بھی بناتے ہو لیکن تم جنت کی خوشبو بھی ہو

نیا پھل آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بچوں کو دیتے باہر سے تشریف لاتے تو بچوں کو سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے چھوٹے بچوں سے مزاح اور پیار کرتے ابو عمیر ایک بچے نے پرندہ پال رکھا تھا جس کا نام نغیر تھا۔ وہ مر گیا تو اسے رنجیدہ دیکھ کر اس کے دل کو بہلانے کے لیے فرمایا

یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ

ابو عمیر پرندے کو کیا ہوا

غلاموں سے حسن سلوک

لوگ اپنے بچوں بیٹوں اور نواسوں کو پیار کیا ہی کرتے ہیں مگر اپنے نوکروں اور غلاموں کے بچوں کو پیار صرف میرے آقا نے ہی کیا۔ ایک بار آپؐ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہ کو چوٹ لگ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کا خون صاف کرتے تھے اور ماں کی طرح پیار کرتے ہوئے فرماتے۔ اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا۔

ایک روز اسامہ کے والد زیدؓ آئے دروازہ کھٹکھٹایا حضورؐ اس طرح اٹھے کہ اوپر کی چادر گھسیٹتی ہوئی جاتی تھی۔ بدن ننگا تھا۔ آگے بڑھے زیدؓ کو گلے لگایا اور چوما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سلوک کو دیکھ کر ہی آپؐ کے زیرک خادم حضرت انسؓ جو دس سال تک آپکی خدمت اقدس میں رہے فرماتے ہیں۔

میں نے بچوں پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رحم کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ابو مسعود اپنے ایک غلام کو مار رہے ہیں آپؐ نے وہیں سے آواز دی

خبردار! ابو مسعود خبردار!!

ابو مسعودؓ نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرکار دو عالم تھے۔ فوراً عرض کی یا رسول اللہ میں نے اس غلام کو آزاد کیا فرمایا اگر تم آزاد نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ چھوتی۔

لوگ اپنے غلاموں کا بیاہ کر دیتے اور جب چاہتے ان میں تفریق کروا دیتے گویا ان بیچاروں کا کوئی حق ہی نہ تھا۔ چنانچہ جب ایک صحابی نے ایسا ہی کیا۔ تو غلام نے حضورؐ کے پاس شکایت کر دی۔ حضورؐ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ اور منبر پر چڑھ کر اعلان فرمایا کہ۔

لوگ غلاموں کا نکاح کر کے پھر ان میں تفریق کرانا چاہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ نکاح و طلاق کا حق مالک کو نہیں شوہر کو ہوتا ہے۔

اسلام کی تعلیم اور حضور کی تربیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ غلاموں کو اسلامی سوسائٹی میں آزاد افراد کے برابر درجہ ملا۔

غلام زیدؓ کی شادی حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن حضرت صفیہؓ سے ہوئی۔ غلام استاد بنے اور آزاد افراد نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے۔ غلام عطاء ابن رباح حدیث اور فقہ کے امام ہوئے۔ ابن سیرین علم تعبیر الرؤیا میں یکتائے زمانہ ہوئے موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق تاریخ کے استاد ہوئے اور حبشہ کے غلام بلالؓ کا تو یہ مقام تھا کہ جس شخص کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ بھی لرزاں تھے (میری مراد سیدنا عمر فاروقؓ سے ہے) وہ بلالؓ کو آتا دیکھتے تو فرماتے

ہمارا آقا بلال آیا! ہمارا آقا بلال آیا

دشمنوں سے حسن سلوک

اپنوں سے حسن سلوک چنداں مشکل نہیں لیکن جن سے اذیت پہنچی ہو۔ جنہوں نے دل دکھایا ہو ان سے حسن سلوک کوئی آسان امر نہیں ہوتا۔ اس کے لیے دل گردے کی ضرورت ہے۔ خدا کے نیک بندے دوستوں اور دشمنوں سے حسن سلوک کسی معاوضہ کی نیت سے نہیں کرتے وہ تو اس لیے ان سے حسن سلوک کرتے ہیں کہ ان کے پروردگار کی مخلوق اور عیال ہے اور بدی کے بالمقابل نیکی کرتے ہیں۔ وہ سختی کا جواب نرمی سے دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق اور نیک سلوک ان کا دل موہ لیتا ہے۔ دشمن فدائی بن جاتا ہے بیگانے اپنے ہو جاتے ہیں۔ خون کے پیاسے جان چھڑکنے لگ جاتے ہیں۔

مکہ میں مخالفین نے باہم معاہدہ سے آپ کا کھانا پینا بند کر دیا۔ آپؐ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے ڈھائی سال تک یہ ظلم مکہ والوں نے جاری رکھا۔ بچوں کو بلکتا سن کر ان کے دل نہ پسیجتے۔ لیکن جب خدائے قہار نے انہیں قحط سے پکڑا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

"محمدؐ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا کرو یہ مصیبت دور ہو جائے"

اور رحمت مجسم نے فوراً ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور خدائے محمدؐ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سن لی اور قریش کو اس مصیبت سے نجات دی۔

اہل مکہ نے آپکا مکہ میں رہنا دوبھر کر دیا۔ وہ خدائے برحق کی تبلیغ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ شراب کے رسیا۔ جوئے کے عادی۔ زنا کے دلدادہ آخرت کا ذکر کیونکر سنتے ان سب نے مل کر آپؐ کو قتل کرنے کی ٹھانی۔ آپؐ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اذن الٰہی سے آپؐ گھر بار چھوڑ کر مکہ پر الوداعی نظر ڈالتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ کفار نے یہ اعلان کر دیا جو محمدؐ یا اس کا سر لائے اسے سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔ انعام کا لالچی سراقہ حضورؐ کا تعاقب کرتا ہے۔ لیکن جب محمدؐ کا خدا اسے سبق سکھاتا ہے اور اس کا گھوڑا زمین میں دھنس جاتا ہے تو سراقہ حضورؐ سے امان طلب کرتا ہے حضورؐ اسے امان ہی نہیں دیتے آئندہ کیلئے خوشخبری بھی سناتے ہیں۔

بدر کے میدان میں دشمن پہلے پہنچا ہے وہ جنگی نقطۂ نگاہ سے بہتر جگہ پر ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ پانی کے خشک چشمہ پر مسلمان پڑاؤ ڈالتے ہیں۔ خشک چشمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور توجہ سے پانی ابلنے لگتا ہے بارش مزید کمی دور کر دیتی ہے۔ دشمن پانی کی تلاش میں چشمہ پر آتے ہیں۔ صحابہؓ پانی سے روکنا چاہتے ہیں۔ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

نہ روکو! پانی پینے دو

اور تاریخ کہتی ہے کہ ان پانی پینے والوں میں سے صرف جنگ میں ایک ہی بچا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اس دن کو یاد کر کے کہا کرتا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے بدر کے دن مجھے بچایا۔ وہ تھے حکیم ابن حزام

۶ھ ہجری میں حضورؐ ایک غزوہ کیلئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کا وقت عرب کی گرمی ساڑھے چار سو صحابہؓ مختلف درختوں کے سایہ میں بکھر گئے۔ حضورؐ نے پسینہ کی وجہ سے قمیض اتار کر خشک ہونے کیلئے ڈال دی کمر سے تلوار بھی کھول دی آنکھ لگ گئی تو دیکھا دعثور نامی کافر تلوار سونت کر قتل کے ارادہ سے کھڑا ہے اور یہ کہہ رہا ہے اب آپ کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے۔ جس خدا نے آپؐ کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے آپکو بچا لیا اور جب حضورؐ کے ہاتھ میں تلوار آئی اور وہ حضورؐ کے رحم و کرم پر تھا۔ تو خدا کی مجسم رحمت نے اسے بھی معاف کر دیا۔

بے چارگی میں دشمن کو معاف کرنے سے زیادہ شاندار وہ معاف کرنا ہے۔ جب دشمن پر پورا غلبہ مل جائے۔ جب دشمن آپؐ کے رحم و کرم پر تھا۔ جب خون کے پیاسے آپؐ کے سامنے مجرموں کی حیثیت میں کھڑے تھے جب ظلم توڑنے والے یہ سمجھتے تھے کہ آج ان کے ظلم کا پورا پورا بدلہ چکا دیا جائے گا اور اکیس سال کے سارے مظالم ان کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ ابھی بلالؓ زندہ تھے۔ عمارؓ موجود تھے جنہیں ان کے آقا کوڑوں سے پیٹتے تھے شاید وہ آج انتقام کی امید بھی رکھتے ہوں۔ لیکن سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حسین انتقام لیا کہ دشمن جانثار بن گئے۔ (باقی صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگذاری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال کے دوران جس کارگذاری کی توفیق ملی اس کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے

دورانِ سال لاہور کے بیس تعلیمی اداروں کے قریباً چار سو احمدی طلباء سے کوائف حاصل کئے گئے جہاں ایسوسی ایشن کے عہدیدار خدا تعالیٰ کے فضل سے کام کر رہے ہیں۔ اس سال کے دوران مجلسِ عاملہ کے بارہ اجلاس منعقد ہوئے۔ اسی طرح مختلف تعلیمی اداروں میں قریباً پندرہ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے جن میں سالانہ فنکشن، عید ملن اور افطار پارٹیز، نیز استقبالیہ اور الوداعی تقریبات وغیرہ شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں پنجاب یونیورسٹی، انجینئرنگ یونیورسٹی، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

لاہور کے تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز وغیرہ میں داخلہ کے لئے احمدی طلباء کی مدد کی جاتی رہی۔ نیز داخلہ کے وقت روزنامہ الفضل میں اعلانات بھی شائع کروائے جاتے رہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔

گذشتہ سال کے دوران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے ربوہ میں تین مرتبہ فری کوچنگ کلاسز منعقد کی گئیں جن میں احمدی طلباء ہی اپنے بھائیوں کو رضاکارانہ طور پر پڑھاتے رہے۔

احمدی طلباء کی جسمانی نشوونما کے لئے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے ماہ اپریل میں ورزشی مقابلوں کا اہتمام کیا جس میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، دوڑ اور سلو سائیکلنگ کے مقابلے کروائے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے تعاون سے احمدی طلباء سے رابطہ اور حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تعلیمی سکیم کی اشاعت کیلئے مختلف تعلیمی اداروں میں اجلاس منعقد کئے گئے۔ ایک موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کی طرف سے سویابین بطور تحفہ پیش کی گئی۔

تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں [illegible] اور دیگر کئی مواقع پر اپنے غیر از جماعت دوستوں (طلبہ) کو ربوہ لے جایا گیا جہاں سلسلہ کے علماء سے ان کی ملاقات کرائی جاتی رہی۔ دارالحمد میں تین مرتبہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مبنی سلائیڈز، تین مرتبہ متحرک فلم اور کسرِ صلیب کانفرنس کی فلم دکھائی گئی۔ ان مواقع پر غیر احمدی طلبہ کو بطور خاص مدعو کیا گیا۔ گذشتہ سال ۲ دسمبر کو دارالحمد میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تشریف لا کر خطاب فرمایا اور غیر از جماعت طلبہ کے سوالات کے جوابات نہایت دلنشین انداز میں دیئے۔ دورانِ سال مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن نے دو مرتبہ غیر از جماعت احباب کے لئے مجلسِ سوال و جواب منعقد کی جس میں ایسوسی ایشن کی جانب سے غیر از جماعت طلبہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور نے ۱۸ فروری ۱۹۸۰ء کو دارالذکر میں غیر از جماعت طلبہ کے لئے ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا۔

کنونشن

خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کا پہلا کنونشن ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں کامیابی سے منعقد ہوا الحمد للہ۔ اس کنونشن کے انعقاد کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد پیٹرن احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان نے جو مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی تشکیل دی۔ اس میں خاکسار منور احمد نعیم صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، مکرم ملک عبدالرشید زاہد صاحب سابق صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور اور مکرم ناصر احمد صاحب جمیل سابق سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور بھی شامل تھے۔ کنونشن میں قریباً [illegible] احمدی طلبا شریک ہوئے جن میں لاہور کے [illegible] تعلیمی اداروں کے [illegible] طلبا [illegible] کے بعد پاکستان کے تمام شہروں سے [illegible] حاضری [illegible] زیادہ رہی۔ احمد [illegible] علی ذ[illegible]

سہ روزہ تقریبات

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی سہ روزہ سالانہ تقریبات ۳۰ نومبر سے ۲ دسمبر ۱۹۸۰ء تک خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے جاری رہیں۔ ان کا افتتاح مکرم آغا عبداللطیف صاحب سابق پرنسپل ایگریکلچرل کالج فیصل آباد نے ۳۰ نومبر کو بعد نماز عصر دارالحمد میں کیا۔ پہلے دن ورزشی مقابلوں میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، سلو سائیکلنگ اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے اور علمی مقابلوں میں تقریر اور معلوماتِ عامہ کا مقابلہ ہوا۔ دوسرے دن یکم دسمبر کو بعد نماز عصر بیت بازی، پیغام رسانی اور کھیلوں کے فائنل مقابلے ہوئے۔ بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ کے بیرونی ممالک کے حالیہ دورہ کی فلم دکھائی گئی۔ بہت سے غیر از جماعت طلبہ بھی اس فلم کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ علمی مقابلوں میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر، مکرم ملک طاہر احمد صاحب، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد، مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی اور مکرم آغا عبداللطیف صاحب نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔

۲ دسمبر ۱۹۸۰ء کو ان تقریبات کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور [illegible] پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

گذشتہ سال [illegible] کے احمدی طلباء کو تین مرتبہ اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ایک موقع پر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ گروپ فوٹو بھی لی گئی۔

سہ روزہ سالانہ تقریبات کے اختتامی اجلاس میں جو کہ دارالذکر لاہور میں ۲ دسمبر [illegible] بعد نماز عصر (۴½ بجے سہ پہر) منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم [illegible] سیف احمد قمر صاحب نے کی۔ اس کے بعد نظم مکرم پرویز احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں سالانہ رپورٹ کارگذاری مکرم محمد احمد اشرف نے پیش کی اور اس کے بعد محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم ربوہ نے خطاب کیا۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس میں ورزشی اور علمی مقابلوں میں اعزاز حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد رخصت ہونے والے احمدی طلبہ کو GOOD WISHES CARDS (نیک تمناؤں کے کارڈ) دیئے گئے۔ تعلیمی اداروں میں نئے داخل ہونے والے احمدی طلبہ کے لئے ایسوسی ایشن کا پیغام تقسیم کیا گیا۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے عہدیداروں کے لئے حسنِ کارکردگی کی اسناد دی گئیں۔ لاہور کے جن ۵ طلباء نے بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ان کے لئے ایسوسی ایشن کی جانب سے تفسیر کبیر کی ایک ایک جلد کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ان طلباء کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ i۔ آفتاب احمد صاحب۔ ii۔ حسن پرویز باجوہ iii۔ محمد رشید iv۔ ضیاء اللہ باجوہ۔ v۔ ملک شمیم احمد۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قریباً ایک گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ آخر میں خاکسار منور احمد نعیم صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم قاضی محمد اسلم صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی امامت میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی اور پھر تمام حاضرین اور مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ ساڑھے چھ بجے یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مکرم مبارک احمد انصاری نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ اختتامی اجلاس میں لاہور کے قریباً ۲۰۰ احمدی طلبہ اور خصوصی مہمانوں نے شرکت کی جن میں مکرم میر مشتاق احمد صاحب، ملک طاہر احمد صاحب اور قائدین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شامل تھے۔ یاد رہے کہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سہ روزہ سالانہ تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے قبل صرف ایک روزہ سالانہ اجتماع ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کاوشوں میں برکت دے اور ہم کو بہتر سے بہتر خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

(منور احمد نعیم)
صدر احمدیہ سٹوڈنٹس
ایسوسی ایشن
(لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم وکیل المال صاحب اوّل کا دورہ نواب شاہ

الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید سندھ کے دورہ پر سکھر سے ۶ دسمبر ۸۰ء کو نواب شاہ تشریف لائے۔ اسی شام بذریعہ ٹرین ہالا مہتمم امیر صاحب ضلع کے ہاں تشریف لے گئے اور ۷ دسمبر نشتر کو واپس نواب شاہ پہنچے۔ ۷ دسمبر کا سارا دن بڑا مصروف گزرا۔ دوستوں سے وعدوں میں اضافہ کی اپیل کی گئی۔ چنانچہ مخلصین نے اپنے وعدوں میں اضافہ کیا۔ نواب شاہ شہر کا گذشتہ سال کا وعدہ ۱۰۵۲۹/۰۰ روپے تھا جب کہ اضافہ کے بعد یہ رقم خدا کے فضل سے ۱۵۱۰۰/- تک جا پہنچی۔ الحمد للہ۔ گزشتہ سال معاونین خصوصی مرد و خواتین ۱۲ تھے۔ ۶ نئے معاونین شامل ہونے سے ان کی تعداد ۱۸ ہو گئی ہے۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب نے اپنا سال کا وعدہ ۱۰۱/۰۰ روپے سے بڑھا کر ۱۱۰۱/۰۰ روپے (۱۰۰۰/- اضافہ) کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۷ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء سلائیڈز دکھانے کا بندوبست "محمود ہال" میں کیا گیا تھا۔ اس نمائش سے قبل ایک مختصر تعارفی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب صدر جماعت نے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ اور تحریک جدید کے قیام کی غرض بیان کی۔ بعد میں محترم چوہدری صاحب نے تحریک جدید کے پروگراموں کی تفصیل۔ مقاصد اور نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان فرمودہ ایک اہم تقریر کا ٹیپ سنایا۔ اس کے بعد سلائیڈز کی نمائش ہوئی اور ہر تصویر کے ساتھ موقعہ کی مناسبت سے مکرم چوہدری صاحب اس کی وضاحت کرتے رہے۔ اس اجلاس میں شہر سے ۱۵ کے قریب غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے [illegible] ہال کے دونوں حصوں میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اس نمائش سے دوستوں کے علم میں اضافہ ہوا اور یہ اجلاس ہم سب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور جماعت کو ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ محمد نعیم۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ نواب شاہ)

احمدی طلباء متوجہ ہوں

جو طلباء کراچی کے کسی تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ مکرم مرزا حمید احمد صاحب ناظم امور طلباء ضلع کراچی سے رابطہ قائم کر کے معلومات حاصل کریں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم

نوٹ:- یہ وظیفہ مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار پر مشتمل ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم اے کی طالبات اس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ۷۰٪ نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ کم از کم ۵۰ طالبات شامل ہونے پر وظیفہ دیا جائے گا۔ اجتماع پر اس وظیفہ کا امتحان لیا جائے گا۔

(۱) قرآن کریم:- پہلے دس پارے با ترجمہ۔

(۲) حدیث:- حدیث الادب (حدیث الاخلاق) "چہل احادیث" کی چالیس احادیث با ترجمہ (زبانی)

(۳) نماز با ترجمہ، نماز جنازہ، دعائے قنوت (زبانی)۔

(۴) کلام:- اسلامی اصول کی فلاسفی۔ از حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

مضمون:- اسلامی پردہ عورت کی عزت کا ضامن ہے۔ صداقت بانی جماعت احمدیہ۔

عربی قصیدہ:- یا عین فیض اللّٰہ والعرفان ....

پہلے بیس اشعار با ترجمہ۔ (زبانی)

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ ص ۴

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرنے والے آپ کے قدموں پر آ گرے۔ حضور کے سلوک نے دل جیت لئے۔ آپ نے اعلان فرمایا تم پر کوئی سرزنش نہیں جاؤ! تم آزاد ہو۔

طائف کے لوگوں نے پتھر برسائے۔ خدا کے برگزیدہ نبی کو لہو لہان کر دیا۔ خدا کے نبی جن کو ہدایت پہنچانے گئے تھے جن کی جھولیوں کو علم و معرفت کے موتیوں سے بھرنے گئے تھے۔ نعمت خداوندی سے مالا مال کرنے گئے تھے۔ انہوں نے استہزاء اور تمسخر کیا۔ اوباش پیچھے لگا دیئے۔ جنہوں نے تین میل تک آپ کا پیچھا کیا اور پتھر برسائے۔ خدا کا فرشتہ ان نادانوں پر عذاب کی اجازت چاہتا ہے۔ خدا کا عذاب ان پر ٹوٹنا چاہتا ہے۔ لیکن خدا کا نبی ان کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہے

قبیلہ دوسی نے اپنے قبیلہ کی سخت دلی کے باعث حضور سے بددعا کی درخواست کی تو فرمایا اے اللہ! اس کے قبیلہ دوسی کو ہدایت دے اور انہیں اسلام کے قدموں میں لے آ۔ جناب بن ارت حاضر ہو کر اپنی کمروں سے جلی ہوئی پشت دکھا کر کفار کے لئے بددعا کی درخواست کی تو رحمۃ للعالمین کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ ایک صحابی نے حاضر ہو کر مخالفوں پر لعنت بھیجنے کی درخواست کی تو فرمایا میں لعنت بھیجنے والا بن کر نہیں آیا۔ ابوہریرہ نے والدہ کی بدزبانی کی شکایت کی تو ان کی والدہ کے لئے ہدایت کی دعا کی۔

خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں اس وجود پر جو دنیا میں رحمت مجسم بن کر آیا۔ جس کی رحمتوں سے اپنوں نے بھی حصہ پایا اور بیگانوں نے بھی۔ دوستوں نے بھی اور دشمنوں نے بھی۔ جو عورتوں کے لئے بھی رحمت تھے اور بچوں کے لئے بھی جو انسانوں کے لئے رحمت تھے اور جانداروں کے لئے بھی۔ سچ ہے وہ رحمۃ للعالمین تھے۔

غرض آپ کی زندگی کے کیا کیا محاسن بیان کئے جائیں۔ ان خوبیوں اور اخلاق کے محض نام لکھے جائیں تو اس کے لئے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ کیونکہ آپ تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ تھے۔ ارشاد خداوندی ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کہ اے بنی نوع انسان رسول خدا تم سب کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

آپ کا جذبہ عشق و تبلیغ۔ صحابہ سے شفقت و محبت اور ان کی تربیت عاجزی و انکساری اور سخاوت۔ عدل و مساوات اور ایفائے عہد۔ شجاعت اور وفاداری، عورتوں، بچوں اور غلاموں سے حسن سلوک۔ ازدواجی تعلقات میں میانہ روی اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک غرض یہ کہ کائنات کی ہر شے کے لئے آپ رحمت ثابت ہوئے۔

اگر اپنے پیارے امام و محبوب کے ذکر میں صبح و شام بسر کی جائے۔ تو خدا بھی ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ جامع کمالات محمدیہ تھے ان کا فعل ان کے قول کے مطابق تھا۔

محمد ہی نام اور محمد ہی کام

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت

اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

پس آج ضرورت ہے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی کی تعلیم اپنانے کی۔ اگر آج دنیا اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرے تو دنیا سے فساد، ظلم جبر، ناانصافی ختم ہو جائے اور اس کی جگہ اخلاق حسنہ، ہمدردی انسان خدمت خلق اور پیار و محبت لے لے۔

اے سننے والو! یاد رکھو کہ ایک دن ایسا ضرور ہو گا۔ دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرے گی۔ اور اسلام تمام مذاہب پر غالب آ جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۰۷:۔

میں جمیلہ قمر اختر زوجہ غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) طلائی ہار دو تولہ مالیتی ۵۰/- پونڈ (۲) بالیاں اور انگوٹھی طلائی ۲½ تولہ مالیتی ۳۷/- پونڈ (۳) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے پاکستانی وصول شدہ۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ جمیلہ اختر لنڈن۔

گواہ شد:۔ غلام حسین اختر خاوند موصیہ لنڈن

گواہ شد:۔ عبدالقدوس قمر جاوید ولد محمد صادق صاحب ۱۴/۱ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۶۰۸:۔

میں مبارک بی بی بیوہ محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم ڈیل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء سرائے الی پھلر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر ۳۲/- روپے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ زرعی زمین ۶ کنال مالیتی ۱۱۰۰۰/- روپے۔

مبلغ ۱۱۱ روپے سالانہ آمدن از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ مبارک بی بی بیوہ محمد ابراہیم صاحب سرائے الی پھلر ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ چوہدری نور احمد ولد سردار محمد سرائے الی پھلر ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ مدین محمد صدر جماعت احمدیہ سرائے الی پھلر چک ۱۳۳ شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۴۶۰۹:۔

میں مقبول بیگم زوجہ شہادت احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۲۵۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) زیور طلائی ۱۲ تولے مالیتی ۸۰۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۱۵۰۰/- روپے (۴) گھڑی مالیتی ۵۰۰/- روپے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ مقبول بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب مکان ۵/۱۰ دارالصدر غربی ربوہ حال ہوں۔

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل ذبیح دولی ملزبوں وصیت ۱۱۱۱۱

گواہ شد:۔ بشارت احمد ولد مرزا فیروز دین صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۶۱۰:۔

میں صفیہ سلطانہ زوجہ ملک عبدالقادر صاحب قوم کھکھے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۲ مصطفےٰ آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) زیور کانٹے ایک جوڑی ۴½ تولہ مالیتی ۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر ایک ہزار پانچ سو روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ صفیہ سلطانہ زوجہ ملک عبدالقادر صاحب مکان نمبر ۱۰ گلی نمبر ۶۲۔

گواہ شد:۔ ملک عبدالقادر ولد شیخ محمد الدین صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ ملک عبدالسمیع جمیل پسر موصیہ۔ وصیت نمبر ۲۲۳۵۹۔

مسل نمبر ۲۴۶۱۱:۔

میں حاجی عبدالصبور ناصر ولد مکرم حاجی عبدالسمیع صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الباسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالصبور ناصر ۱۶/۴۵ الباسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد اشرف چیمہ ولد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ۳ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد:۔ ملک منیر احمد ولد ملک بشیر احمد صاحب ۳/۸۸ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

صاحب استطاعت لوگوں کو اخبار نور خرید کر پڑھنا چاہیئے۔ مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساٹھ سال سے چرچ کے لئے مقرر جگہ پر مسجد احمدیہ بن گئی

امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر ٹیوسان میں ایک ایمان افروز واقعہ

۲۷ر دسمبر ۱۹۸۰ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں امریکہ کی ریاست ایریزونا میں ایک مسجد احمدیہ کے قیام کا ذکر فرمایا۔ یہ مسجد خاکسار کے لڑکے ڈاکٹر محمد ظفر قریشی نے اس ریاست کے شہر ٹیوسان میں تعمیر کرائی ہے۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ قابل اشاعت ہے۔

جب میں اکتوبر ۱۹۷۹ء میں اپنے بیٹے کے پاس امریکہ گیا تو میرے بیٹے ڈاکٹر محمد ظفر نے ماہ دسمبر میں ایک دن مجھے ایک زمین دکھائی اور بتایا کہ میں یہ زمین خریدنے کا سودا کر رہا ہوں۔ اگر یہ زمین لے لی جائے تو مسجد کے لئے کیسی رہے گی؟ یہ قطعہ زمین ایک بہت چوڑی سڑک پر واقع تھا۔ اس کے ایک طرف ۵۰ فٹ چوڑی سڑک اور دوسری طرف ۲۰ فٹ چوڑی سڑک تھی۔ میں نے یہ قطعہ دیکھتے ہی کہا کہ الحمد للہ یہ بہت عمدہ زمین ہے۔ اس پر میرے بیٹے نے بتایا کہ مالک زمین ۲۰ ہزار [illegible] جبکہ میں نے اسے ۱۶ ہزار ڈالر کی پیشکش کی ہے۔ میں نے اپنے بیٹے پر زور دیا۔ کہ جیسے بھی ممکن ہو یہ زمین خرید لی جائے۔ چنانچہ ہم دونوں پھر سے مالک زمین کے پاس گئے اور اس سے زمین کی بات کی۔ اس نے خود ہی سوال کیا کہ اس زمین کا کیا کرو گے؟ ڈاکٹر ظفر نے جواب دیا کہ مسجد بنائیں گے۔ اس نے پوچھا مسجد کیا ہوتی ہے؟ میرے بیٹے نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہوتی ہے۔ وہ بولا یعنی مسلم چرچ؟ ہم نے کہا ہاں! خدا کی عبادت کی جگہ۔ اس پر اس کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اور وہ کہنے لگا کہ اگر تم اس جگہ مسجد بناؤ تو میں یہ زمین تم کو ۱۶ ہزار ڈالر میں [illegible] دینے کو تیار ہوں مگر یہ شرط ہوگی کہ یہاں مسجد بناؤ گے ضرور!

اس کی اس حیران کن بات پر ہم نے پوچھا کہ یہ کہنے کا اس کا کیا مقصد ہے اس پر اس نے بتایا کہ

۶۰ سال قبل یہ زمین میرے باپ نے چرچ کے لئے خریدی مگر اسے توفیق نہ ملی اس زمین کو میرے باپ کو ملی وہ چرچ نہ بنا سکا۔ اب یہ مجھے ملی ہے۔ مگر میں بھی خواہش کے باوجود یہاں چرچ نہیں بنا سکا۔ اگر تم یہاں مسلمانوں کی عبادت گاہ بناؤ تو اس سے میرے دادا کی روح ضرور خوش ہوگی۔"

سو الحمد للہ کہ یہ زمین اس نے اسی دن ہمیں دے دی۔ اور اب اس پر مسجد بھی بن چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پھل بھی عطا کر دیا کہ قریب کے دو خاندانوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بھی مل گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(ڈاکٹر قریشی محمد یوسف ربوہ)

(جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں بقیہ صفحہ اول)

مہمان خصوصی نے اپنے خطاب کے بعد طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے ان انعامات میں جامعہ کی طرف سے دیئے گئے انعامات کے علاوہ مکرم شکور بھائی صاحب چیمہ والے سرگودھا کی طرف سے ۳۰۰ روپے نقد کے چار انعامات، مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ کی طرف سے ڈیڑھ سو روپے نقد کے تین انعامات، مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کی طرف سے دس روپے کا ایک انعام اور امانت گروپ کے ایک سابق طالب علم کی طرف سے امانت گروپ کے اول رہنے پر سو روپے نقد انعام دیا گیا۔

جامعہ احمدیہ کے مکرم عمر فاروق کو بہترین کھلاڑی اور امانت گروپ کو گروپوں میں اول قرار دیا گیا۔ طالب علموں کے علاوہ فارغ التحصیل طلباء کے بھی مقابلے ہوئے۔ جس میں والی بال کے میچ میں مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب کی ٹیم اول اور مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق کی ٹیم دوم رہی۔ اور ۱۰۰ میٹر دوڑ فارغ التحصیل طلباء میں مکرم مرزا محمد افضل خان اول اور مکرم نسیم احمد شمس صاحب دوم رہے۔ اساتذہ کے ایرگن کے نشانے میں مکرم [illegible] اول اور مکرم منیر عارف صاحب دوم رہے۔

آخر میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ اور اس طرح سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس میں ممتاز مبلغین وکلاء اور ناظر صاحبان نے شمولیت کی۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم نصیر احمد صاحب قمر استاد جامعہ نے مہمان خصوصی سید احمد علی شاہ صاحب کے حالات زندگی سنائے۔ واضح رہے کہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں اور جامعہ کی یہ روایت ہے کہ سالانہ کھیلوں کے مقابلہ میں کسی سابق طالب علم کو مہمان خصوصی بنایا جاتا ہے۔ مکرم سید احمد علی صاحب کے حالات زندگی میں بتایا گیا کہ انہوں نے نہایت غربت سے ترقی کر کے جماعت احمدیہ کے جید علماء میں مقام حاصل کر لیا ہے۔ اور آجکل بطور ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نہایت اخلاص سے خدمات دینیہ انجام دے رہے ہیں۔

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھئے۔
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے۔
الحمد اسٹیٹس فون ۳۸۲۲
699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ۔ 67 سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون ۸۵۴۶۱۶

فوری ضرورت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ا۔ فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں پر کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواست چیف میڈیکل آفیسر کو بھجوا دیں۔

۱۔ سٹاف نرس ۳ آسامیاں
۲۔ بیلدار جو پھولوں کا کام جانتا ہو۔ دو آسامیاں
۳۔ جمعدار ایک آسامی

تنخواہ حسب قابلیت معقول دی جائیگی

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ تا ۲۰ فروری بروز بدھ، جمعرات اور جمعہ آل ربوہ والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ حصہ لینے والی ٹیموں سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنی ٹیم کا نام زعیم صاحب محلہ کی وساطت سے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں پہنچا دیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۸ فروری کو ۲ بجے شام مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ میں ہوگا۔

ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

سپاس تعزیت اور خواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کی وفات پر اکثر بھائیوں بزرگوں اور عزیزوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں اور تا حال ہو رہے ہیں خاکسار ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہے اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم بخشے۔ اور ان کے اموال میں برکت دے اور ہر لحاظ سے خیر و عافیت سے رکھے۔ احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کہ میرے لئے اور مرحومہ کی اولاد کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

نور الدین خوشنویس محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴